Name of Course B.Ed. 1 Year Paper 13

Title : Teaching of Urdu (13)

بلاک:1: اکائی: 3 Block : 1 Unit - 3

''اردو زبان کی ماہیت، آغاز وارتقاءؑ

اکائی 3: اردو زبان کا آغاز وارتقاء

1.1 تعارف:

اردو ہندوستان کی ایک جدید ترقی یافتہ زبان ہے، جو ہندوستان میں پیدا ہوئی، یہ عوامی رابطہ کی مؤثر ترین زبان ہے، جس کی جادو بیانی اور سحر انگیزی، اپنی مثال آپ ہے۔ یہ زبان گنگا جمنی تہذیب اور قومی یکجہتی کی امین ہے۔ غزل اردو شاعری کی سب سے زیادہ مقبول ترین صنف ہے۔ اردو زبان کے ارتقاء میں صوفیائے کرام اور بزرگان دین کا اہم رول ہے۔ ان کے بصیرت افروز ملفوظات اور پیغامات نے انسانی سماج میں انقلابی اصلاحی تبدیلیاں پیدا کیں۔

آزادی سے پہلے جنوبی ہند میں اردو زبان وادب کو بڑا فروغ ملا، دہلی میں مغلیہ حکومت کے آخری دور میں بہادر شاہ ظفرؔ، ذوقؔ، مومنؔ اور غالبؔ نے اردو شاعری کی روایت میں بیش بہا اضافہ کیا۔ دبستانِ لکھنؤ کے شعراء نے اپنے زمانے کی تہذیب وتمدن اور سماجی زندگی کی عکاسی کے ساتھ ساتھ شاعرانہ فن کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ جنگ آزادی میں اردو کے شعراء، ادباء اور صحافیوں نے انگریزوں کے خلاف گراں قدر تاریخی خدمات انجام دیں۔

آزادی کے بعد مختلف انجمنوں، تحریکوں، اداروں اور مدارس اسلامیہ نے اردو زبان وادب کے فروغ میں بیش بہا خدمات انجام دیں۔

1.2 مقاصد:

☆ طلباء ہندوستان کے تین بڑے خاندانِ السنہ سے واقف ہوسکیں گے۔

☆ طلباء اردو زبان کے مآخذ کو سمجھ سکیں گے۔

☆ اردو زبان کے آغاز کے سلسلہ میں ماہرینِ لسانیات کے نظریات کو جان سکیں گے۔

☆ طلباء آزادی سے پہلے شمالی اور جنوبی ہند میں اردو زبان وادب کے فروغ کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرسکیں گے۔

☆ طلباء دبستانِ لکھنؤ نے اردو زبان وادب کی جو خدمات انجام دی ہیں، استفادہ کرسکیں گے۔

☆ طلباء ہندوستان کی جنگِ آزادی میں اردو کے شعراء، ادباء اور صحافیوں نے انگریزوں کے خلاف جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں واقف ہوسکیں گے۔

☆ طلباء آزادی کے بعد مختلف انجمنوں، اِداروں، تحریکوں اور مدارسِ اسلامیہ نے اردو زبان وادب کے فروغ میں بیش بہا

خدمات انجام دی ہیں، مستفید ہوسکیں گے۔

☆ طلباء مرکز کے تحت این سی ای آر ٹی نئی دہلی اور صوبائی سطح پر ایس سی ای آر ٹی کے ذریعہ اردو درسیات کی کتب کی تیاری کے سلسلہ میں واقف ہوسکیں گے۔

اردو زبان کا آغاز

1.3 ہندوستان کے تین بڑے لسانی خاندان:

ہندوستان کئی زبانوں اور بولیوں کا ملک ہے۔ ماہرین زبان کہتے ہیں کہ یہاں تقریباً آٹھ سو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ بنیادی طور پر ہندوستان میں تین بڑے لسانی خاندان پھیلے ہوئے ہیں۔

ا۔ ہند آریائی خاندان

۲۔ دراوڑی خاندان

۳۔ ہند چینی خاندان

اردو ہند آریائی خاندان السنہ سے تعلق رکھتی ہے۔

جدید ہند آریائی زبانوں میں آسامی، بنگالی، پنجابی، مراٹھی، گجراتی، ہندی ہیں۔ اردو ایک مخلوط زبان ہے کیونکہ اس میں بیرونی اور ہندوستانی زبانوں کے گہرے اثرات پائے جاتے ہیں۔ جیسے ترکی، فارسی، پشتو، عربی وغیرہ۔ اردو خالص ہندوستانی زبان ہے جو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب و تمدن کی ترجمان ہے، جو تمام ہندوستانی زبانوں میں اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔

1.4 اردو زبان کے ماخذ، آغاز:

اردو زبان کے مآخذ اور اس کے آغاز کے سلسلہ میں، تحقیقی مباحث کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ میر امن دہلوی اردو کی ابتداء عہدِ اکبر سے کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اردو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی میل ملاپ کا نتیجہ ہے۔ آبِ حیات میں محمد حسین آزادؔ اردو کو برج بھاشا کا مآخذ تسلیم کرتے ہیں اور اُسے مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہذیبی معاشرتی، معاشی، سیاسی، نسلی اور لسانی امتزاج کا نتیجہ مانتے ہیں۔

سر سیّد احمد خاں نے ''آثار الصنادید'' میں اردو کی ابتداء عہد شاہجہاں اور شاہ جہاں آباد سے بتائی ہے۔ بیسویں صدی کے اوائل کے ماہرین میں جارج گریرسن اپنی کتاب ہندوستانی زبانوں کا لسانیاتی جائزہ میں رقم طراز ہیں کہ اردو زبان کی ابتداء پنجاب اور مغربی اُتر پردیش کے علاقے ہیں، جہاں بولیوں کو اردو کا خمیر تیار کرنے والی بولیاں کہا ہے۔ جب کہ شیر علی خاں شرخوش ''تذکرۂ اعجاز سخن'' میں اردو کی پیدائش پنجاب میں غزنوی کے دورِ حکومت میں بتاتے ہیں۔ وہ اردو اور پنجابی کو دو سگی بہنیں مانتے ہیں۔ جن کی ماں وہ مخلوط زبان ہے جو ترکی، فارسی، اور عربی کے ساتھ پنجاب کی پراکرت یعنی مقامی زبان کے اختلاط سے پیدا ہوئی، علامہ سیّد سلیمان ندوی 'نقوشِ سلیمانی' میں تحریر فرماتے ہیں کہ اردو کا ہیولا سندھ میں تیار ہوا یعنی اردو زبان سندھی، پنجابی، سرائیکی کے ساتھ عربی، فارسی اور ترکی کے لسانی اختلاط کا نتیجہ ہے۔ محی الدین قادری زورؔ اپنی کتاب ہندوستانی لسانیت میں اردو کا وطن پنجاب کو قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق

اردو کا آغاز عہدِ غزنوی میں ہوا، جس کا اختلاط دہلی پہونچ کر دہلی اور نواح دہلی کی بولیوں سے ہوا۔ نصیرالدین ہاشمی اپنی کتاب ''دکن میں اردو'' میں اردو کو پنجاب میں مسلمانوں کے داخلہ کے ساتھ، وہاں کے مقامی لوگوں کے ساتھ معاشرتی نسلی، تہذیبی، سیاسی اور لسانی امتزاج کا نتیجہ تسلیم کرتے ہیں۔

عبدالقادر سروری ''زبان اور علم زبان'' میں رقم طراز ہیں کہ اردو کا اصلی وطن ملتان یعنی سندھ اور پنجاب ہے، اردو عربوں، ترکوں اور ایرانیوں کے اہل پنجاب اور اہل سندھ کے ساتھ لسانی اختلاط کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مخلوط زبان ہے۔ پنڈت برج موہن دتا تریہ کیفی بھی اردو زبان کے متعلق اسی اختلاط کا نتیجہ تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک لاہور اہم ترین مرکز تھا جو بعد میں دہلی منتقل ہوا، جمیل جالبی ''تاریخ ادب اردو'' حصہ اوّل میں لسانی اور تاریخی شواہد کے ساتھ کہتے ہیں کہ محمد بن قاسم اور دیگر عربوں کی آمد سندھ اور آل غزنہ کی پنجاب وملتان میں حکومت کے دوران فاتحین ومفتوحین (مسلمانوں، غیر مسلمان اور بعد کے نومسلم) کے معاشرتی، سیاسی اور لسانی اختلاط کے نتیجہ میں ایک مخلوط زبان نے جنم لیا، جس سے سندھی، پنجابی اور سرائیکی زبانیں نکلیں اور پلی بڑھیں۔ ایک اور مشترکہ زبان پروان چڑھی جو اردو کی موجودہ شکل میں آج ہمارے سامنے ہے۔

سنیتی کمار چٹرجی اپنی کتاب ''ہند آریائی اور ہندی'' میں اردو زبان سے بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ۱۷ویں اور ۱۸ویں صدی عیسوی میں ''ہندوستانی'' زبان کی مسلم شکل میں اردو وجود میں آئی۔ مشرقی پنجاب اور گنگا جمنا کے دوآبے پر واقع مدھیہ پردیش کا علاقہ اردو کے اہل زبان کا علاقہ ہے۔ ان کے خیال میں پنجاب اور وسطی علاقے کو اردو کا ماخذ اور منبع قرار دیا جاسکتا ہے۔ ''ہندوستانی'' یا کھڑی بولی کی نشوونما گیارہ سو سے اٹھارہ سو تک کی سات صدیوں پر محیط ہے۔ ہندوستانی کا ارتقاء شمالی ہندوستان اور دکنی ہند کے سیاسی تاریخی، تہذیبی، معاشرتی اور لسانی تحریک وتاریخ کے گرد بکھرا ہوا ہے۔ جب محمود غزنوی اور دیگر غیر ملکی مسلمان پنجاب میں فاتحین کی حیثیت سے آئے، آباد ہوئے اور مقامی غیر مسلموں سے ان کا نسلی، تہذیبی اور لسانی اختلاط ہوا تو ایک نئی مخلوط زبان ہندوستانی نے جنم لیا۔ تقریباً دوسو سال کی پرورش کے بعد یہ زبان پنجاب سے دہلی آجاتی ہے اور یہاں سے محمد تغلق کے ساتھ دکن پہنچتی ہے۔

مسعود حسین خاں اپنی مشہور تصنیف ''مقدمہ تاریخ زبان اردو'' ۱۹۴۸ء میں اردو کی ابتداء کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اردو زبان شورسینی اُپ بھرنش کی بولیوں میں سے ایک کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ یہ بولیاں مغربی ہندی کہلاتی ہیں لیکن انھوں نے اپنی کتاب کے نئے ایڈیشن (۱۹۸۴ء) میں اپنے نظریے میں تبدیلی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نواح دہلی کی بولیاں بمعہ ہریانی بولی اردو کی پیدائش کی ذمہ دار ہیں۔ دکنی قدیم اردو کے ہریانی میواتی اور کھڑی بولی کے ساتھ تقابلی جائزے سے انھوں نے اپنے نظریے کی توجیہ کی ہے۔ انھیں کے الفاظ میں ''نواح دہلی کی بولیاں اردو کا اصل منبع اور سرچشمہ ہیں اور حضرت دہلی اس کا مولد ومنشا''۔ شوکت سبزواری اپنے تحقیقی مقالے ''اردو زبان کا ارتقاء (۱۹۵۶ء)'' اور دوسری تصانیف ''داستان زبان اردو'' اور ''اردو لسانیات'' میں اردو کے ماخذ سے بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اردو پالی پراکرت سے مشتق ہے۔ سبزواری کہتے ہیں کہ ۱۲ویں صدی کے اواخر میں اردو زبان دہلی اور اس کے نواحی علاقے یعنی میرٹھ میں بولی جاتی تھی، ۱۳ویں صدی سے ۱۵ویں صدی کے درمیان کی شمالی ہند کی اردو کے نمونے بابا فرید، امیر خسرو، خواجہ بندہ نواز کے یہاں اگرچہ خال خال ہیں مگر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ محمد تغلق کے ساتھ اردو دکن پہنچتی ہے۔ ۱۴ویں صدی کے نصف تک دہلوی اردو اور دکنی اردو میں کوئی فرق نہیں تھا۔ لیکن بہمنی دور میں گجراتی، مراٹھی، اور تیلگو وغیرہ کے اثرات سے دکنی میں کچھ

تبدیلیاں آ گئیں۔جنھوں نے اس صدی کے آخر میں دہلوی اردو اور دکنی اردو کو الگ کر دیا۔اردو زبان کا صرفی حصہ ہند آریائی اور نحوی حصہ دراوڑ یا منڈا ہے۔اس طرح سنسکرت و پراکرت، دراوڑی اور منڈا، عربی فارسی و ترکی زبانوں سے اردو کا گہرا رشتہ قائم ہوتا ہے۔

1.5 اردو زبان:

اردو زبان ہندوستان کی ایک ترقی یافتہ جدید زبان ہے، اس کا خمیر ہندوستان میں تیار ہوا، یہیں پلی بڑھی اور ترقی کے منازل طے کرتی رہی۔ کیونکہ ہندوستان زبانوں اور بولیوں کا ملک ہے۔اس لیے اردو نے اپنے دامن میں ہندوستانی زبانوں اور بولیوں کو شامل کر کے لسانی ضرورتوں کی تکمیل کے ساتھ ساتھ بیرون سے آنے والے عربی، فارسی، ترکی، انگریزی بولنے والے تاجروں، سپاہیوں، علماء، صوفیاء اور حکمرانوں کے الفاظ، محاورات کو داخل کر کے اپنے دامن کو وسیع کر لیا، ہندوستانی اور غیر ملکی زبانوں کے الفاظ اردو زبان میں ایسے رچ بس گئے اور رواج پا گئے جیسے وہ اردو کا ہی حصّہ ہیں، اس سے اردو میں سلاست، روانی، شیرینی، فصاحت و بلاغت اور غنائیت کے جوہر پیدا ہو گئے اور یہ زبان ہر دلعزیز، مقبول اور پسندیدہ بن گئی۔

اردو قواعد کے جملہ اُصول، ضابطے خالص ہندوستانی ہیں۔اردو کے قواعد دیگر ہندوستانی زبانوں کے قواعد سے ملتے جلتے ہیں، جنھیں بچے آسانی سے سیکھ جاتے ہیں جیسے افعال، ضمائر، اسماء کا استعمال اور جملوں کی ساخت اور ان کے مختلف استعمال وغیرہ، کیونکہ اردو نے ہندوستانی اور بیرونی زبانوں کے الفاظ اپنے اندر شامل کر لیے ہیں۔اس لیے اردو دنیا کی سب سے زیادہ آوازوں کو ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

گیارہویں صدی میں، اردو تشکیل، ترتیب، تنظیم اور تدوین کے دور سے گزر رہی تھی اور لسانی تدریجی منازل طے کر رہی تھی، جو فطری طور پر کسی زبان کی نشوونما کے لیے لازمی ہوتا ہے۔

ہندوستان ایک وسیع وعریض ملک رہا ہے، مشرق ومغرب، شمال وجنوب دوریوں کے درمیان، رابطہ کے لیے ایک زبان کی ضرورت تھی جسے اردو نے پورا کر دیا۔

عرب وایران سے، مسلمانوں کی ہندوستان میں آمد نے اردو کو عربی اور فارسی رسم الخط بھی عطا کر دیا، جسے خط نستعلیق کہتے ہیں اردو کو پہلے ہندوی، کبھی ریختہ، کبھی اردوئے معلیٰ اور پھر ہندوستانی کہا گیا اور اب صرف اردو کہا جاتا ہے۔

1.6 اردو آزادی سے پہلے:

اردو زبان کے آغاز سے لے کر آج تک اردو عوامی رابطہ کی زبان رہی ہے، جس نے رواج عام کو ترقی کی بلندیوں تک پہنچا دیا اور اردو ہر ہندوستانی کی ہر دلعزیز زبان بن گئی۔

اردو کو ترقی اور فروغ دینے میں صوفیائے کرام نے بنیادی رول ادا کیا ہے، ان کے بصیرت افروز ملفوظات نے انسانی سماج کی اصلاح میں تعمیری کردار ادا کیا ہے۔

محمد بن تغلق نے دہلی سے اپنا دارالسلطنت دولت آباد دکن منتقل کیا تو اردو زبان بھی جنوبی ہندوستان پہنچ گئی۔شعراء، ادباء کی کثیر تعداد بھی دہلی سے دکن منتقل ہو گئی اور دکن میں اردو سرکاری زبان کے ساتھ ساتھ عوامی رابطہ کی بھی زبان بن گئی اور اردو کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔حالانکہ ایک سال بعد ہی محمد بن تغلق نے دوبارہ دارالسلطنت دہلی منتقل کر لیا لیکن اردو کے ادباء و شعراء کی ایک بڑی تعداد نے

وہیں سکونت اختیار کرلی۔ بعد میں بہمنی عادل شاہی اور قطب شاہی حکومتوں نے اردو کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔لیکن دکن میں اردو پر مقامی رنگ غالب رہا جو ہمیں وہاں کے مطالعہ میں نظر آتا ہے۔

بہمنی دور سے ولؔی اور سراج اورنگ آبادی تک اردو اصنافِ ادب میں مثنوی نے سب سے زیادہ ترقی کی حالانکہ فتح نامے، شکارنامے، سلام، دوہے، مرثیوں نے اردو ادب میں اضافہ کیا۔ دکن میں غزل کا دور بعد میں شروع ہوا۔ حسن شوقؔی، سراج اورنگ آبادی اور ولؔی نے دکن میں غزل کو آگے بڑھایا۔ نثر میں ملا وجہی کی سب رس اردو ادب میں بلند مقام رکھتی ہے۔اس کے علاوہ شمس العشاق کی ''معراج العاشقین''، ''شہادت الحق''، غواصی کی ''سیف الملوک''، ابن نشاطی کی ''پھول بن''، نصرتی کی ''گلشن عشق'' وغیرہ تصانیف قابل ذکر ہیں۔ ولؔی کی غزل عام روایت سے الگ تھی، انھوں نے اپنی غزل کی بنیاد فارسی روایت پر قائم کی اور فارسی تشبیہات و استعارات پر مبنی مضامین کو غزل میں بھرپور جگہ دی، جس کی وجہ سے ان کی غزلیں دکنی کلام سے ممتاز رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ولؔی دکن سے دہلی آئے تو ان کی غزلوں نے دھوم مچادی اور دہلی کے شعراء نے نہ صرف ان کے کلام کی قدر کی بلکہ اسی روایت کی تقلید کی۔ اس طرح اردو شاعری کے نئے دور کا آغاز ہوا۔

1.7 شمالی ہند میں اردو زبان کا ارتقاء:

اردو زبان وادب کی بنیادیں شمالی ہند میں ڈلیں اور ان کا ارتقاء اور عروج بھی شمالی ہند میں ہوا۔

مغلیہ سلطنت کے دورِ عروج میں، جہاں فارسی شعراء سلطنت کی رونق بنے ہوئے تھے، اُس وقت کچھ اردو شعراء جیسے جعفر زٹلی، عبدالجلیل اٹل، اور محمد عطاء اللہ عطاء اردو میں شاعری کرتے تھے۔ جب ولی 1700ء میں دہلی آئے اور اردو میں اپنی غزل کو پیش کیا جسے دہلی کے شعراء نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

ایہام گوئی:

ایہام گوئی ایسی شاعری کو کہا جاتا ہے، جس میں تصنع، بناوٹ، خارجی شان وشوکت، اور ذومعنی الفاظ، استعارات کا استعمال کثرت سے کیا جائے، اس سے سادگی، سنجیدگی، بے تکلفی اور حقائق پر مبنی جذبات جو شاعری کی اصل روح ہوتی ہے، شاعری کو شدید نقصان پہونچا۔ کہا جاتا ہے کہ ایہام گوئی کی روایت ولؔی دکن سے لائے تھے، جس نے شمالی ہند میں فن کی حیثیت اختیار کرلی، بعد میں اس کے ردّعمل میں اصلاحِ زبان کی تحریک شروع ہوئی۔

اصلاحِ زبان کی اس تحریک نے اردو شعرو ادب کو بہترین ادبی روایتوں سے ہم کنار کیا، میؔر، سوؔدا اور میر حسن جیسے شعراء عطا کیے، اگرچہ دہلی پر نادر شاہ کے شدید حملے نے دہلی کی سیاسی، معاشی، اور سماجی زندگی کو بے حد متاثر کیا، اس دور کو اردو شاعری کا سنہرا دور کہا جاتا ہے۔ دھیرے دھیرے فارسی الفاظ، استعارات ترک ہونے لگے اور اردو زبان نے شاعری پر اپنی شان وشوکت قائم کرلی اور اردو عوام الناس کی مقبول عام زبان بن گئی، جس کے نتیجے میں اردو زبان وادب کو مختلف دبستانِ ادب ہاتھ آئے۔

دہلی پر سیاسی حالات کمزور پڑنے لگے، ملک کا سماجی منظر نامہ بدلنے لگا، حالات کی تبدیلی نے شعراء وادباء کو لکھنؤ کی طرف رُخ کرنے پر مجبور کردیا اور لکھنؤ شعر وادب کا مرکز بن گیا۔ دہلی سے آنے والے باکمال شعراء میں میر تقی میؔر، سوؔدا، جرأؔت، مصحفؔی، انشاؔء، میر حسن، رنگیؔن ہیں۔ لکھنؤ میں ناسخؔ اور آتشؔ کی باکمال فنی شاعری نے محفلیں سجا رکھی تھیں۔ میر حسن اور پنڈت دیا شنکر نسیؔم نے اپنی مثنویوں

میں اپنے عہد کی سیاسی، سماجی، تہذیبی زندگی کی جھلکیاں پیش کی ہیں۔ دوسری جانب میر انیس اور مرزا دبیرؔ جیسے باکمال شعراء نے فن مرثیہ گوئی کو بامِ عروج پر پہونچا دیا۔

دہلی میں مغلیہ سلطنت زوال پذیر تھی لیکن اس پُر آشوب دور میں بہادر شاہ ظفرؔ، ذوقؔ، مومنؔ اور غالبؔ نے اردو شاعری کو نئے فکر و خیال، نئے اسلوب اور جدید فلسفیانہ مضامین سے آراستہ کیا۔ اس دور میں غالبؔ کی شاعری میں فکر کی گہرائی، فلسفیانہ تخیلات، مؤثر طرزِ ادا، اور شاندار شعری اسلوب نے انھیں ایک منفرد مقام عطا کیا۔

مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد، برطانوی سامراج نے ہندوستان میں اپنا سیاسی تسلط قائم کیا۔ اپنی سیاسی حکمت عملی کے تحت انگریزی حکومت نے اردو زبان کو جو اُس وقت تک عوام کی مقبول زبان بن چکی تھی، فورٹ ولیم کالج ۱۸۰۰ء میں قائم کیا، جس کا بنیادی مقصد انگریزوں کو اردو زبان سکھانا تھا۔ اس ادارے نے بہت سی کتب کو آسان، سلیس اردو میں ترجمہ کرایا۔ میر امنؔ کی کتاب ''باغ و بہار'' اس کی شاندار پیش کش ہے۔

اس دور میں اردو نثر میں انقلابی تبدیلیاں وجود میں آئیں، اردو کو بھاری بھرکم عربی و فارسی الفاظ، مصطلحات، تراکیب سے گریز کیا گیا، زبان میں سادگی، بے ساختگی، سلاست، روانی، سنجیدگی و متانت پر مبنی اسلوب نے جگہ لی۔

اس کالج کی شاندار ادبی خدمات کے سبب دلّی اردو اخبار، دلّی کالج کے مصنّفین کی ایک بڑی تعداد ہاتھ آئی اور غالبؔ کی خط نویسی نے جدید نثر کی بنیاد ڈالی۔

انگریزی حکومت کے تسلط نے، ہندوستان کی کچھ باشعور شخصیات نے قومی اصلاح، تعلیمی بیداری کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا، ان میں علماء کرام کے ساتھ ساتھ سر سیّد احمد خاں نے مسلمانوں میں عصری تعلیم کی طرف خصوصی توجہ مرکوز کی، سر سیّد احمد خاں کا مقصد تھا کہ مسلمان عصری علوم حاصل کریں اور سائنس کی جدید تحقیقات سے استفادہ کر کے، جدید عصری تقاضوں کے مطابق قومی منصوبے بنا کر عمل پیرا ہوں۔ انھوں نے ۱۸۶۴ء میں سائنٹفک سوسائٹی قائم کی اور جدید علوم اور خاص طور سے سائنسی کتب کے ترجمے کرائے اور ایک اخبار ''سائنٹفک گزٹ'' نکالا، جس میں علمی، ادبی مضامین شائع ہوتے تھے۔ ۱۸۷۰ء میں ایک رسالہ 'تہذیب الاخلاق' جاری کیا، اس رسالہ میں علمی مضامین، آسان، سلیس علمی زبان میں شائع ہوتے تھے۔ سر سیّد کے رفقاء میں مولانا الطاف حسین حالیؔ، علامہ شبلی نعمانی، ڈپٹی نذیر احمد، مولانا محمد حسین آزادؔ، مولوی ذکاء اللہ اور محسن الملک نے بہترین علمی خدمات انجام دیں، جو ہماری تاریخ کا شاندار باب ہے۔ اس دور میں نثر میں ناول نگاری، شاعری میں غزل کو بہت ترقی حاصل ہوئی، غزل کا دائرہ عشقیہ مضامین کے ساتھ زندگی کے تمام اُمور سے متعلق ہو گیا۔ حالیؔ، محمد حسین آزادؔ نے کرنل ہالرائڈ کی ایماء پر جدید نظم کی بنیاد ڈالی، جس میں بامقصد شاعری پر توجہ دی گئی۔ بہت سے شعراء نے نظم نگاری میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ اقبالؔ اسی فطری شاعری کے نمائندہ شاعر تھے، جنھوں نے غزل کے ساتھ ساتھ نظم نگاری کو بلند مقام تک پہونچایا۔ اس دور کے شعراء میں اصغرؔ گونڈوی، فانیؔ بدایونی، حسرتؔ موہانی، یگانہ چنگیزی، جگرؔ مرادآبادی، اور فراقؔ گورکھپوری وغیرہ نے غزل کو نئی بلندیاں عطا کیں۔

آزادی سے قبل عالمی سطح پر دنیا کے دیگر ممالک میں سیاسی، سماجی، تہذیبی، مذہبی تبدیلیوں نے جنم لیا، انسانیت سوز حالات نے دنیا میں نئے منظر نامے ترتیب دیے، جس کے نتیجہ میں مختلف تحریکات اُٹھیں اور انھوں نے جدید نظریات، عوام الناس میں پھیلائے،

انقلابات رونما ہوئے، نئے رجحانات کا سیلاب اُمنڈ آیا۔

فطری طور پران حالات کا گہرا اثر ہمارے ادباء وشعراء پر ہوا، رومانوی تحریک کا آغاز ہوا، اس کے زیرِ اثر ادبِ لطیف منظرِ عام پر آیا، پُرشور اندازِ بیان، جذباتیت پر مبنی طرزِ تحریر زمانہ کا فیشن بن گئی، اس تحریک سے متاثر نثر نگاروں میں مہدی افادی، سید علی سجاد حیدر یلدرم، نیاز فتح پوری، مجنوں گورکھپوری، مولانا ابوالکلام آزادؔ، قاضی عبدالغفار اور شعراء میں اختر شیرانی، جوشؔ ملیح آبادی اور اسرارالحق مجازؔ کے نام شامل ہیں۔

ترقی پسند تحریک، انجمن ترقی پسند مصنّفین نے اردو زبان وادب میں بے بہا اضافہ کیا، اُس دور کے حالات اور تقاضوں کے تحت ایسے ادب کی تخلیق کی گئی، جس میں مظلوم عوام کے مسائل کو موضوع بنایا گیا، ان تحریکوں نے ادب کو زندگی اور سماج کا ترجمان بنا دیا۔ اس ادب کے روحِ رواں شعراء میں فیض احمد فیضؔ، مخدوم محی الدین، علی سردار جعفری، مجازؔ، کیفی اعظمی، جاں نثار اخترؔ اور مجروحؔ سلطانپوری ہیں جبکہ نثر نگاروں میں کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی، عصمت چغتائی اور احمد ندیم قاسمی ہیں۔ آزادی سے قبل اردو زبان کے ارتقاء میں اردو اخبارات نے اہم رول ادا کیا۔ ''جامِ جہاں نما'' ۱۸۲۲ء میں کولکتہ سے اردو کا سب سے پہلا اخبار شائع ہوا۔ ۱۸۳۷ء میں دوسرا اخبار دہلی ''اردو اخبار'' محمد حسین آزادؔ کے والد مولوی محمد باقر نے نکالا تھا۔ ۱۸۴۱ء میں دہلی سے ہی ایک اخبار ''سیّدالاخبار'' نکالا گیا، بیسویں صدی عیسوی کے آغاز سے ہندوستان کی آزادی ۱۹۴۷ء تک اردو اخبارات میں حسرتؔ موہانی کا 'اردوئے معلیٰ''، مولانا محمد علی جوہرؔ کا ''ہمدرد''، ظفر علی خاں کا ''زمیندار''، مولانا ابوالکلام آزادؔ کے ''الہلال'' اور ''البلاغ'' قابل ذکر ہیں۔ ان اخبارات کے مدیروں نے نہ صرف اردو زبان وادب کی خدمت کی بلکہ ہندوستان کی جنگ آزادی کی تحریک کو بامِ عروج تک پہونچایا۔

1.8 آزادی کے بعد اردو کا ارتقاء:

آزادی سے قبل اردو زبان وادب کی ترقی کا جو سلسلہ قائم تھا وہ آزادی کے بعد بھی جاری رہا۔ ہندوستان کی جنگ آزادی میں اردو زبان وادب کے علمبرداروں نے جو خدمات انجام دی ہیں اور انگریزوں کے خلاف جو اردو نعرے دیئے ہیں جیسے ''انقلاب زندہ باد''، ''تم مجھے قربانی دو میں تمہیں آزادی دوں گا''، ''گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے''، ''آزادی ہم لے کر رہیں گے''، ''انگریزو بھارت چھوڑو''، ''ہم آزاد ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں آزاد ہی رہیں گے''، ''ہندوستان زندہ باد'' وغیرہ۔

آزادی کے بعد مختلف موضوعات پر اردو ناولوں نے اردو زبان وادب میں اضافہ کیا، ان میں عصمت چغتائی، عزیز احمد، کرشن چندر، قرۃ العین حیدر کے ناول قابل ذکر ہیں۔

ملک کی تقسیم، خون خرابہ، فسادات کی آگ اور ہزاروں برس کے انسانی رشتوں کی پامالی اور ہجرت کے المیہ نے اردو افسانہ نگاروں اور اردو فکشن نے ان موضوعات کو اپنے افسانوں کا عنوان بنایا۔

آزادی کے بعد اردو ڈراموں کی روایت کو فروغ ہوا۔ اس روایت کو آگے بڑھانے میں امتیاز علی تاجؔ، واجد علی شاہ، امانتؔ لکھنوی، علی سردار جعفری، کرشن چندر، خواجہ احمد عباس، محمد حسن، ضحاک، حبیب تنویر قابل ذکر ہیں۔ ان کے ڈرامے اسٹیج بھی ہوئے اور ریڈیو پر بھی نشر ہوئے۔

انشائیہ نگاری میں جن اردو ادیبوں کے نام خاص طور سے لیے جاتے ہیں ان میں پطرس بخاری، رشید احمد صدیقی، مرزا فرحت

اللہ بیگ ،فرقت کاکوروی، کنھیالال کپور،شوکت تھانوی قابل ذکر ہیں۔

آزادی اور اس کے بعد بھی اردو صحافت نے ذمہ دارانہ اور قابل قدر رول ادا کیا ہے۔آج ہندوستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر سے اردو روزنامے،سہ روزہ، ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہنامہ،سہ ماہی،ششماہی اور سالانہ اخبارات ورسائل شائع ہورہے ہیں۔کاغذ، طباعت کا معیار بلند ہورہا ہے اور جدید ذرائع ترسیل کی تکنالوجی سے فائدہ اُٹھارہے ہیں۔

1.9 سرکاری سطح پر اردو کا فروغ:

دستورِ ہند نے ہر شہری کو اپنی مادری زبان سیکھنا اور مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنا اور اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنا اور اپنی تہذیب وتمدن کو فروغ دینا،ایک بنیادی حق تسلیم کیا ہے،اور ہمارے دستور میں ان کے تحفظ کی ضمانت دی ہے۔مرکز اور صوبائی سطح پر اسکول کی تعلیم میں اردو زبان اور مادری زبان کے ذریعہ تعلیم کے مواقع فراہم ہوئے۔سرکاری اسکولوں کے ساتھ ساتھ سرکاری امداد یافتہ تعلیمی اداروں اور پرائیویٹ اسکولوں میں اردو زبان کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔

کالجوں اور یونیورسٹیوں میں گریجویشن ،پوسٹ گریجویشن،ڈاکٹریٹ نیز ادبی علمی تعلیمی تحقیق کے کام کیے جارہے ہیں۔

نیشنل کونسل آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ اور صوبائی سطح پر ہر صوبے کی اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ نے اردو میں مادری زبان،ثانوی زبان اور تیسری زبان پر مشتمل مختلف درسی کتب تیار کی ہیں اور ان کے علاوہ اسکولی درسیات کی مختلف علوم وفنون کی کتب کا ترجمہ بھی کیا جاتا ہے،اساتذہ کی لسانی تربیت پر مبنی اردو ماڈیول اور تدریسی رہنما کتب بھی تیار کی جاتی ہیں۔

1.10 اردو کے فروغ میں قومی اور ملّی اِدارے:

آزادی کے بعد سے تاحال بہت سے اداروں نے اردو زبان وادب کی لازوال خدمات انجام دین ہیں،ان میں دارالمصنّفین اعظم گڑھ،انجمن ترقی اردو ہند، دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم ندوۃ العلماء، ندوۃ المصنّفین،قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،نیشنل بک ٹرسٹ،صوبائی اردو اکادمیاں، ساہتیہ اکیڈمی، ان کے علاوہ سیکڑوں اشاعتی ادارے پورے ہندوستان میں بہترین علمی، تحقیقی، تعلیمی، تنقیدی تصانیف وتالیفات شائع کررہے ہیں۔

1.11 اردو اور جدید ابلاغِ ترسیل:

جدید ذرائع ابلاغ وترسیل سے اردو زبان بھرپور فائدہ اُٹھارہی ہے۔فلمی دنیا نے اردو زبان وادب کو بہت فروغ دیا ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن،اور متعدد پرائیویٹ چینل پر اردو کے مختلف پروگرام پابندی سے پیش کیے جارہے ہیں۔

ڈی ڈی اردو،ای ٹی وی اردو، عالمی سہارا،اور زی سلام چینل اردو خبروں کے علاوہ مختلف النوع اردو پروگرام پیش کررہے ہیں۔

سائبر اسپیس میں اردو زبان وادب کا بڑا ذخیرہ فراہم کردیا گیا ہے۔انٹرنیٹ پر اردو میں ڈجیٹل لائبریری اور بہت سی ادبی، تہذیبی،ثقافتی اور تعلیمی سائٹس موجود ہیں۔ریختہ ڈاٹ کام (rekhta.com) اردو کی ایک مقبول ویب سائٹ ہے،جس پر اردو کی اہم اور مشہور کتب ایک کلک پر دستیاب ہیں۔آج انٹرنیٹ کے ذریعہ نیٹ پر ہندوستان کے اردو کے مشہور اخبارات دستیاب ہیں۔نیٹ کے ذریعہ فاصلاتی تعلیم کی اہمیت وافادیت بہت بڑھ گئی ہے اور کافی طلباء وطالبات فائدہ اُٹھارہے ہیں۔

1.12: اکائی کا خلاصہ:

☆ ہندوستان میں تین بڑے خاندانِ السنہ ہیں۔

☆ اردوزبان کے مختلف مؤخذ ہیں، جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اردوزبان کیسے بنی اور وہ کیسے تشکیل، ترتیب، تدوین اور تنظیم کے دور سے گذرتی ہوئی، ترقی کی منازل تک پہونچی۔

☆ اردوزبان کے آغاز کے سلسلہ میں ماہرینِ لسانیات نے مختلف نظریات پیش کیے ہیں، جن کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردوزبان کا آغاز مختلف علاقوں میں کن حالات اور کس طرح ہوا۔

☆ اردوزبان کی بنیاد شمالی ہند میں رکھی گئی تھی، شمالی ہند میں آغاز ہوا اور ارتقاء کی منازل بھی شمالی ہند میں طے کیں۔

☆ مغلیہ حکومت کے زوال کی وجہ سے دبستانِ لکھنؤ وجود میں آیا، یہاں اردوزبان وادب نے، جدید امتیازات کے ساتھ ترقی کی منازل طے کیں۔

☆ ہندوستان کی جنگ آزادی میں اردو شعراء، ادباء اور اردو صحافیوں نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

☆ آزادی کے بعد ہندوستان کی مختلف انجمنوں، اداروں، تحریکوں اور مدارس اسلامیہ کے فارغ علمائے کرام نے اردوزبان و ادب کولازوال قیمتی ادبی سرمایہ فراہم کیا۔

☆ مرکزی سرکار اور صوبائی سرکاروں کے ذریعہ اردو درسیات کی کتب تیار کی گئیں۔

1.13: اپنی معلومات کی جانچ کیجئے:

1۔ ہندوستان میں خاندانِ السنہ یعنی زبانوں کے خاندان کتنے ہیں؟ اور اردوزبان کا تعلق کس خاندان سے ہے؟

2۔ اردوزبان کے مآخذ کے بارے میں تفصیل سے لکھئے؟

3۔ ماہرینِ لسانیات نے اردوزبان کے آغاز کے سلسلہ میں مختلف نظریات پیش کیے ہیں، آپ ان میں سے مشہور ماہرین کے پانچ نظریات تحریر کیجئے؟

4۔ ہندوستان کے کس حصّہ میں اردوزبان کی بنیاد پڑی اور ترقی کی راہیں عام ہوئیں؟

5۔ جنوبی ہند میں اردوزبان وادب کی ترقی پر تفصیلی نوٹ تحریر کیجئے؟

6۔ دبستانِ لکھنؤ میں اردوزبان وادب کی ترقی نیز امتیازی خصوصیات تحریر کیجئے؟

7۔ ہندوستان کی جنگ آزادی میں اردو کے شعراء وادباء اور صحافیوں نے کیا خدمات پیش کیں؟

8۔ آزادی کے بعد کن کن انجمنوں، اداروں، تحریکوں اور مدارسِ اسلامیہ نے اردوزبان وادب کی خدمات انجام دیں؟

9۔ مرکزی سرکار اور صوبائی سرکاروں کے کن اداروں نے اردو درسیات کی کتب تیار کیں؟

1.14: حوالہ جاتی کتب/ معاون کتابیں

1۔ اردو زبان وادب کی تاریخ — از این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

2۔ پنجاب میں اردو — از محمود شیرانی

3۔ نقوش سلیمانی — از علامہ سیّد سلیمان ندوی

4۔ اردو لسانیات — از شوکت سبزواری

5۔ نیشنل فوکس گروپ کا پوزیشن پیپر برائے، ہندوستانی زبانوں کی تدریس — از این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

6۔ قومی درسیات کا خاکہ 2005 — از این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

7۔ اردو تدریسیات — از این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

8۔ اردو کی ابتدائی نشو ونما میں صوفیا کرام کا حصّہ — از مولوی عبدالحق

9۔ رہنما کتاب — از این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

10۔ لسانی مطالعے — از گیان چند جین

11۔ The Gazette of India, The Right of children to free and compulsary Education Act 2009. Ministry of Law and Justice, New Delhi

12۔ تعلیم ،نظریہ اور عمل — از ڈاکٹر محمد اکرام خاں

13۔ تعلیم وتعلّم — از ڈاکٹر محمد اکرام خاں

14۔ اردو کیسے پڑھائیں — از سلیم عبداللہ

15۔ تعلیم اور اس کا سماجی پس منظر — از ڈاکٹر سلامت اللہ

16۔ تعلیم وتربیت اور زندگی — از ڈاکٹر محمد اکرام خان

☆☆☆